1-1-69

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

فون نمبر ۹۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم۔ بدھ

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۵ پیسے

جلد ۵۸/۲۳	۱۱ شوال ۱۳۸۸ھ ۔ یکم صلح ۱۳۴۸ہش ۔ یکم جنوری ۱۹۶۹ء	نمبر ۱

اخبار احمدیہ

ربوہ ۳۱ فتح ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔ احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۳۱ فتح ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت جلسہ سالانہ کے ایام میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی۔ کل سے پھر کسی قدر ضعف کی تکلیف ہے۔ احباب جماعت توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ مدظلہا کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ اور آپ کی عمر میں بے انداز برکت ڈالے۔ آمین

خدائی رحمتوں اور فضلوں سے مالامال کرنے والا

جماعت احمدیہ کا مقدس و بابرکت ۷۷ واں للّٰہی جلسہ سالانہ

ربوہ کی سرزمین میں اسلام کے قریباً ایک لاکھ فدائیوں کا روح پرور اجتماع

نصرت الٰہی کے مہتم بالشان نشان ۔ محبت و اطاعت اور قربانی و فدائیت کی درخشندہ مثالیں

پاکستان کے کونہ کونہ سے ہی نہیں دنیا کے دور دراز ممالک سے کثیر التعداد احباب کی دیوانہ وار آمد

ہر ہر ساعت میں بے شمار فضلوں رحمتوں اور برکتوں کے پیہم نزول کا پُرکیف نظارہ

(۱)

ربوہ — جماعت احمدیہ پاکستان کا خالص تائید حق اور اعلائے کلمۂ اسلام پر مبنی نہایت درجہ مقدس و بابرکت ۷۷ واں للّٰہی جلسہ سالانہ جو خلافت ثالثہ کے نئے مبارک دور کا چوتھا جلسہ سالانہ تھا حسب پروگرام ۲۶ فتح ۱۳۴۷ہش مطابق ۲۶ دسمبر ۱۹۶۸ء بروز جمعرات صبح پونے دس بجے شروع ہوکر درد و سوز میں ڈوبی ہوئی دعاؤں، ہمہ آن جاری رہنے والے ذکر الٰہی اور انابت الی اللہ کے روح پرور ماحول میں مسلسل تین روز تک جاری رہنے اور شرکت کی غیر معمولی سعادت حاصل کرنے والے اسلام کے قریباً ایک لاکھ فدائیوں کو بے شمار رحمتوں۔ فضلوں اور برکتوں سے مالامال کرنے کے بعد تائید و توفیق الٰہی آئندہ سال پھر انعقاد پذیر ہونے کے لئے ۲۸ فتح (دسمبر) کو پانچ بجے شام کے قریب نہایت درجہ کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوگیا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہمارے اس للّٰہی جلسہ سالانہ میں بھی نصرت الٰہی کے مہتم بالشان نشانوں کا ظہور عمل میں آیا۔ اور یہ اپنی بے شمار برکتوں کے باعث جن کا بفضل اللہ تعالیٰ ہر ہر ساعت میں پیہم نزول ہوتا رہا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس شعر کا مصداق ثابت ہوا کہ

بے شمار فضل اور رحمت نہیں ہے
تہی اس سے کوئی ساعت نہیں ہے

پھر اس جلسہ میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے محبت و اطاعت اور قربانی و فدائیت کی نہایت درخشندہ مثالیں دیکھنے میں آئیں۔ چنانچہ بحمد اللہ تعالیٰ پاکستان کے کونہ کونہ سے ہی نہیں بلکہ دور دراز ممالک سے دیوانہ وار کھچے چلے آنیوالوں نے بھی عشق اور فدائیت کا نمونہ پیش کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی اور ربوہ کے مکین بھی عشق اور فدائیت کا نمونہ پیش کرنے میں ان سے پیچھے نہیں رہے عشق اور فدائیت کے جوش میں انہوں نے ایسے ایسے کارنامے انجام کر دکھائے کہ جن کی نظیر اور مثال ملنی مشکل ہے۔ جہاں حضور ایدہ اللہ کے ارشاد کی تعمیل میں باہر سے آنے والی چھ صد مستورات نے خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مہمان ہوتے ہوئے جلسہ پر آنے والے مہمانوں کے لئے کم سے کم وقت میں زنانہ لنگرخانہ میں ہزاروں ہزار روٹیاں پکاکر خدمت و فدائیت کا نہایت اعلیٰ نمونہ پیش کیا۔ وہاں ربوہ کی ایثار پیشہ مستورات نے جن کی تعداد چھ صد کے قریب تھی حضور کی تحریک پر لبیک کہتے ہوئے اپنے ہاں ٹھہرے ہوئے مہمانوں کی خدمت کے علاوہ اپنے گھروں میں ہزاروں ہزار روٹیاں پکاکر مہمانوں کے لئے جماعتی لنگرخانوں میں بھجوائیں۔ اور اس طرح امتحان میں کامیاب ہوکر ثابت کر دکھایا کہ انہیں اپنے آقا کی ہر آواز پر لبیک کہتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے دین اور اس کے قائم کردہ سلسلہ کی راہ میں کسی بھی قربانی سے خواہ وہ کتنی ہی عظیم کیوں نہ ہو دریغ نہیں ہے۔ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ۔

جلسہ کی ایک عظیم الشان برکت کے طور پر اس میں شرکت کی سعادت سے بہرہ ور ہونے والے ہزارہا احباب نہ صرف سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ان عظیم الشان دعاؤں کے وارث بنے جو حضور علیہ السلام نے اس للّٰہی جلسہ میں سال بسال شمولیت اختیار کرنے والوں کے لئے پہلے ہی کی ہوئی ہیں بلکہ انہیں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی ان عظیم الشان دعاؤں کا مورد بننے کا بھی انمول موقعہ ملا۔ جو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ کے افتتاح اور اختتام کے بابرکت مواقع پر خدائے بزرگ و برتر اور قادر و توانا کے حضور مانگیں۔

پھر وہ روزانہ ہی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے روح پرور خطابات اور علمائے سلسلہ کی ایمان افروز تقاریر سے فیض یاب ہوئے

(باقی صفحہ ۸ پر)

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ یکم صلح ۱۳۴۸ھش

نیا جوش نیا عزم

ہمارا امسال کا جلسہ سالانہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ اس شمارۂ الفضل کے پہنچنے تک دوست اپنے گھروں میں بخیریت مراجعت فرما چکے ہوں گے اور ایک نئے عزم اور نئی قوتوں اور نئے تاثرات کے ساتھ جو انہوں نے سمیٹے ہیں پروگرام بنا رہے ہوں گے۔ اور نہ صرف پروگرام بنا رہے ہوں گے۔ بلکہ کام کا آغاز بھی کر چکے ہوں گے۔ ہمیں یہ یقین اس لئے ہے کہ اجتماعی سجدے اور دعائیں اس عظیم الشان اجتماع میں ہمیں ارزانی ہوئی ہیں وہ رائیگاں نہیں جاسکتیں۔ دل کے پردوں سے یہ نکلی ہوئی دعائیں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے سوز دلی اور رقت سے کی ہوئی یہ دعائیں ہرگز خالی نہیں جاسکتیں۔ اور وہ رب رحیم اور خالق کریم جس نے فرمایا ہے کہ

اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ

ضرور ان دعاؤں کو قبولیت سے سرفراز کرے گا۔ یہ دعائیں جو ایک عظیم موج کی طرح دلوں کے بحر ناپیدا کنار سے اُٹھ اُٹھ کر آسمان سے چھو چھو آتی رہی ہیں کس طرح اثر سے محروم رہ سکتی ہیں۔ وہ دعائیں جن کو آسمان کے فرشتے ہاتھوں ہاتھ اچک کر رب رحیم کے حضور میں پیش کرتے رہے ہیں جبکہ اس سرزمین میں

سَبَّحَ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ

کا سماں بندھ رہا ہے۔ تو کس طرح ہو سکتا ہے کہ ہم مایوس ہوں۔ حالانکہ وہ خالق کون و مکان یہ بھی فرماتا ہے کہ

لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰہِ

یعنی اللہ تعالیٰ کی رحمت سے کبھی مایوس نہ ہو۔ بہرحال ہمیں کامل ایمان ہے کہ ربوہ کی مقدس زمین میں نہ صرف تین روز بلکہ ایک کامل ہفتہ جو دعائیں کی گئی ہیں۔ وہ ضرور قبول ہوئی ہیں۔ یہ وہی دعائیں ہیں جو خود اس ذات رحیم نے ہمیں سکھائی ہیں جو ہم نے اس کی رضا اور خوشنودی کے لئے اس سے اس کے دین کی زیادہ سے زیادہ نمایاں خدمت سرانجام دینے کے لئے کی ہیں

سچی بات تو یہ ہے کہ ربوہ کا یہ فرش زمین ایک پورا ہفتہ عرش بریں کا خطہ بنا رہا ہے۔ جہاں ہر وقت اللہ تعالیٰ کے فرشتے تسبیح اور حمد باری تعالیٰ میں مصروف رہتے ہیں۔

کون ہے جو یہ کہتا ہے کہ ربوہ نعوذ باللہ مقدس مقام نہیں۔ وہ سرزمین جو دسوں سال سے سجدوں کی آماجگاہ بنی چلی آتی ہے۔ جس پر ہر روز کے علاوہ ہر سال لاکھوں، کروڑوں۔ جبینیں جھکتی رہتی ہیں۔ جہاں روزانہ اپنے پیارے امام کی قیادت میں پانچ وقتہ نمازیں ادا ہوتی ہیں۔ جہاں گھروں میں روزانہ تلاوت کی صدائیں بلند ہوتی ہیں۔ جس کی گلیوں میں ننھے ننھے بچے اپنی توتلی زبانوں سے آیات اللہ پڑھتے ہوئے گزرتے ہیں۔ جہاں اسلامی تعلیمات کی درسگاہیں قائم ہیں۔ جہاں ہر صبح بیسیوں مسجدوں میں قرآن و حدیث کا درس دیا جاتا ہے۔ جہاں نماز کے اوقات میں کاروبار بند ہو جاتے ہیں۔ اور مساجد عبادت گزاروں سے معمور ہو جاتی ہیں۔ وہ مقام کیا وہ مقام مقدس مقام نہیں؟

ہاں چاردانگ عالم سے فدایان احمدیت گزشتہ دنوں اس مقدس مقام میں جمع ہوئے اور تسبیح و حمد باری تعالیٰ اور درود خوانیوں میں شامل ہوئے۔ اب اپنے گھروں میں واپس ہو گئے ہیں۔ اور جو نور انہوں نے ان ایام میں سمیٹا ہے۔ وہ نور

اپنے گھروں اور اپنے ماحول میں پھیلا رہے ہیں۔ اور وہ دوست جو مجبوریوں کی وجہ سے اس نعمت سے محروم رہے ہیں۔ ان کو حالات سنا رہے ہیں۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے اپنے نئے جوش و خروش اور نئے عزائم میں برکت دے۔ اور جو تساہل اور سستیاں باقی رہ گئی ہوں وہ بھی دور ہوں اور اللہ تعالیٰ انہیں توفیق دے کہ جس کام کے لئے الٰہی نے ہمیں کھڑا کیا ہے۔ اس میں آگے آگے بڑھتے چلے جائیں۔ اور یہ مقدس حلقہ ہر طرف پھیلتا چلا جائے۔ تا آنکہ ہر روح اس کے اندر آجائے۔ اور یہ دنیا من حیث الکل رحمتوں کی فی الواقعہ جنت بن جائے۔ آمین ثم آمین

تضمین بر اشعار حضرت مسیح موعود علیہ السلام

دشمنانِ اسلام سے

رقم فرمودہ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی

الفضل کے جلسہ سالانہ نمبر (صـ۲) پر حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی جو تضمین بر اشعار حضرت مسیح موعود علیہ السلام شائع ہوئی ہے اس میں سہو کتابت سے ایک شعر غلط شائع ہو گیا ہے۔ اس لئے یہ تضمین دوبارہ درج ذیل کی جاتی ہے۔

(۱) کفر کے ہاتھوں سے پا سکتے نہیں جائے مفر
زرغۂ بد باطناں ہے بڑھ رہا ہے شور و شر
کیوں نہ ہو ہر اہلِ دل کا دیکھ کر زخمی جگر
"تیر بر معصوم مے بارد خبیثِ بدگہر
آسماں را حق بود گر سنگ بارد بر زمیں"

---

(۲) قدرداں اسلام کے باقی نہ حامی۔ ہے یہ عید
جانتے ہیں سہل دشمن جنسِ ایماں کی خرید
ہیں کہاں! آ گے بڑھیں نصرت کو مردانِ سعید
"ہر طرف کفر است جوشاں ہمچو افواجِ یزید
دینِ حق بیمار و بے کس ہمچو زین العابدین"

مبارکہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تربیتِ اولاد — حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرۃ کی روشنی میں

تقریر محترم جناب شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ برموقع جلسہ سالانہ ۱۹۶۸ء

جماعتِ احمدیہ کے سترھویں جلسہ سالانہ کے موقع پر مورخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۶۸ء (۲۶ فتح ۱۳۴۷ہش) کے پہلے اجلاس میں مندرجہ بالا موضوع پر محترم جناب شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ لائل پور نے جو اہم تقریر فرمائی اس کا مکمل متن افادۂ احباب کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

میرا مضمون ہے تربیتِ اولاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کی روشنی میں۔ تربیتِ اولاد سے محض یہ مراد نہیں کہ اولاد کو دنیوی جاہ و منصب کے حصول کے لئے تیار کیا جائے بلکہ قرآن و حدیث کی روشنی میں اسلامی اخلاق و آداب کا شروع سے ہی سکھانا مراد ہے اور اس میں اسلامی تعلیم سے کما حقہٗ آگاہ کرنا۔ آدابِ معیشت۔ آدابِ محفل۔ نماز روزہ کی پابندی۔ آدابِ گفتگو۔ آدابِ معاشرہ۔ قانون۔ تعظیم و تکریم۔ دیانتداری فرائضِ منصبی کی ادائیگی۔ محنت کشی۔ لوگوں کو نفع پہنچانا اور ان سے حسنِ معاملہ کرنا یہ باتیں تربیتِ اولاد میں داخل ہیں۔ اور خود بخود یہ باتیں پیدا نہیں ہو سکتیں بلکہ پوری محنت اور کوشش چاہتی ہیں۔ اور ان امور کی ذمہ داری والدین۔ رشتہ داروں۔ دوستوں اور استادوں پر عائد ہوتی ہے۔

اس مضمون کی اہمیت واضح ہے۔ موجودہ زمانے میں مغربی فلسفہ اور الحاد زوروں پر ہے جس کا اثر نوجوانوں پر پڑ رہا ہے اور وہ قرآن و حدیث کی تعلیم سے بیگانہ اور اسلامی معاشرے کی ضروریات سے بے خبر ہیں۔ الا ماشاء اللہ۔

اعلیٰ درجہ کے تعلیم یافتہ اور فن و ہنر میں ممتاز اشخاص بھی اسلام کے معمولی مسائل سے بے خبر پائے جاتے ہیں اور تربیت نہ ہونے کی وجہ سے اور اسلامی تعلیمات سے ناواقفی کی وجہ سے وہ مغرب زدہ ہو چکے ہیں۔ جو تعلیم سکولوں اور کالجوں میں دی جاتی ہے اس میں اکثر اس بات کو مدِ نظر نہیں رکھا جاتا کہ اسلامی تعلیم کیا ہے اور ہمارے نوجوانوں سے ملک و ملت کو کیا توقعات ہیں۔ ان امور کے پیشِ نظر ضروری ہے کہ تربیتِ اولاد کے فلسفے کو اسلامی نقطۂ نظر سے سمجھا جائے اور اپنی اولادوں کو اس کے مطابق ڈھالا جائے۔ ان امور سے غفلت اور لاپروائی کے بعض خطرناک اور ناگوار نتائج ہمارے سامنے ہیں:۔

ا۔ بعض اعلیٰ درجہ کے تعلیم یافتہ اسلامی تعلیم سے بالکل بے خبر ہوتے ہیں۔ یا اسلام کو ایک قصۂ ماضی سے زیادہ اہمیت نہیں دیتے۔ یہ برخود غلط لوگ اس بات کو ضروری نہیں سمجھتے کہ جہاں انہوں نے ایک عمر مغربی فلسفہ اور مغربی تعلیم حاصل کرنے میں صرف کی ہے۔ کبھی قرآن و حدیث کی طرف بھی توجہ کریں۔ جہاں تک اسلامی تعلیمات کا تعلق ہے یہ تختی صاف اور یہ کاغذ کورا ہوتا ہے۔ اور ہر غلط نقش کے قبول کرنے کے لئے مستعد۔

ب۔ ایسے واقعات بھی ہمارے سامنے ہیں کہ اعلیٰ تعلیم کے باوجود ناگفتنی امور میں ملوث ہو جانا اور پھر خودکشی تک اختیار کرنا ان لوگوں کے نزدیک جائز ہوتا ہے۔

ج۔ بعض اعلیٰ تعلیم یافتہ والدین اور اساتذہ کے حقوق سے محض بیگانہ ہوتے ہیں۔

د۔ بعض گھرانوں میں اولاد وبالِ جان بن جاتی ہے اور باپ بیٹے کو عاق کرنے کا اشتہار دیتا ہے۔

ھ۔ بعض اعلیٰ تعلیم یافتہ اشخاص میں دیانتداری اور فرضِ منصبی کی ادائیگی کا فقدان ہوتا ہے۔

و۔ مروجہ تعلیم میں اس بات کو کم مدِ نظر رکھا جاتا ہے کہ اسلامی معاشرے کے اندر انفرادی ترقی مقصود بالذات نہیں بلکہ ہر فرد پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ ملک و ملت اور معاشرے کے لئے ایک ایثار پیشہ اور مفید وجود ثابت ہو۔ یعنی اسلامی تعلیم اجتماعی زندگی اور اجتماعی ترقی پر زور دیتی ہے اور اسلام کی تمام تعلیمات اس منزلِ مقصود کی طرف راہبری کرتی ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تربیتِ اولاد کے متعلق واضح اور روشن ہدایات ہمیں عطا فرمائی ہیں۔ اور حضورؑ کا اپنا نمونہ اور عمل اس بارے میں ہمارے لئے مشعلِ ہدایت اور شمعِ راہ ہے۔ اور حضورؑ کے کلمات اور ملفوظات کا کچھ حصہ اس وقت خاکسار بیان کرنا چاہتا ہے۔

اسلام میں بچے کے پیدا ہوتے ہی اس کی تربیت کا آغاز ہو جاتا ہے۔ اور نوزائیدہ بچے کے کان میں توحید و رسالت کی آواز پہنچائی جاتی ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سات برس کے بچے کو نماز پڑھنے کی تاکید اور دس برس کے بچے کے لئے اس کی فرضیت کی تعلیم دی ہے۔

اولاد کے قرۃ عین ہونے کے لئے دعا اللہ تعالےٰ نے ہمیں سکھائی ہے اور اولاد کا قرۃ عین ہونا اس کے پابندِ نماز ہونے کو چاہتا ہے۔ کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز کو قرۃ عین فرمایا ہے۔ وَقُرَّةُ عَيْنِيْ فِي الصَّلٰوةِ۔

لیکن کہاں ہے یہ معاشرہ۔ اور کہاں نہیں ہے یہ معاشرہ۔ یہ بات غور و فکر کے قابل ہے۔ اولاد اگر پابندِ نماز ہو تو گھرانہ اسی دنیا میں ایک جنت کا نمونہ بن جاتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے طفولیت کے زمانے سے ہی تربیتِ اولاد کی تاکید فرمائی ہے۔ فرمایا:۔

"دینی علوم کی تحصیل کے لئے طفولیت کا زمانہ بہت ہی مناسب اور موزوں ہے۔ جب داڑھی نکل آئی تب ضَرَبَ يَضْرِبُ یاد کرنے بیٹھے تو کیا خاک ہو گا۔ طفولیت کا حافظہ تیز ہوتا ہے۔ انسانی عمر کے کسی دوسرے حصے میں ایسا حافظہ کبھی بھی نہیں ہوتا مجھے خوب یاد ہے کہ طفولیت کی بعض باتیں تو اب تک یاد ہیں لیکن پندرہ برس پہلے کی اکثر باتیں یاد نہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ پہلی عمر میں علم کے نقوش ایسے طور پر اپنی جگہ کر لیتے ہیں اور قویٰ کے نشو و نما کی عمر ہونے کے باعث ایسے دلنشین ہو جاتے ہیں کہ پھر ضائع نہیں ہو سکتے۔"

(تقریر جلسہ سالانہ ۱۸۹۷ء)

نیز فرمایا:۔

"تعلیمی طریق میں اس امر کا لحاظ اور خاص توجہ چاہیئے کہ دینی تعلیم ابتداء سے ہی ہو اور میری ابتداء سے یہی خواہش رہی ہے اور اب بھی ہے۔ اللہ تعالےٰ اس کو پورا کرے۔ دیکھو تمہاری ہمسایہ قوموں یعنی آریوں نے کس قدر حیثیت تعلیم کے لئے بنائی تھی کئی لاکھ سے زیادہ روپیہ جمع کر لیا۔ کالج کی عالیشان عمارت اور سامان بھی پیدا کیا۔ اگر مسلمان پورے طور پر اپنے بچوں کی تعلیم کی طرف توجہ نہ کریں گے تو میری بات سن رکھیں کہ ایک وقت ان کے ہاتھ سے بچے بھی جاتے رہیں گے۔"

حضورؑ بچپن میں ہی اپنی اولاد کو بڑوں کا ادب لحاظ سکھاتے تھے۔ ایک مرتبہ بچپن کے زمانے میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے اپنے ساتھ والے لڑکے سے کہا:۔

"دیکھو وہ نظام دین کا مکان ہے۔"

اس پر حضورؑ نے نصیحت فرمائی اور ٹوک دیا۔ فرمایا:۔

"میاں آخر وہ تمہارا چچا ہے اس طرح نام نہیں لیا کرتے۔"

ایک مرتبہ صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحبؓ نے بچپن میں قرآن شریف کی

کوئی بے حرمتی ہو گئی۔ اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا چہرہ غصہ سے سُرخ ہو گیا اور آپ نے صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کے شانہ پر طمانچہ مارا۔ گویا حضورؑ نے بچپن سے ہی اخلاق کی نگہداشت لازمی قرار دی ہے۔

بعض والدین نہایت سخت گیر ہوتے ہیں اور بچے کو مارنا پیٹنا اُن کا معمول ہو جاتا ہے۔ اس کے برعکس بعض والدین بچوں سے ساتھ اتنا لاڈ پیار کرتے ہیں کہ بچے بگڑ جاتے ہیں۔ صحیح راستہ ان دونوں باتوں کے درمیان ہے۔ امرِ اول کے متعلق حضورؑ کا ایک واقعہ یاد رکھنے کے قابل ہے۔ ایک مرتبہ ایک دوست نے اپنے بچے کو مارا حضورؑ نے اُسے بُلایا اور ایک بڑی دردانگیز تقریر فرمائی۔ فرمایا میرے نزدیک بچوں کو یوں مارنا شرک میں داخل ہے۔ گویا بدمزاج مارنے والا ہدایت اور ربوبیت میں اپنے تئیں حصہ دار بنانا چاہتا ہے۔ ایک جوش والا آدمی جب کسی بات پر سزا دیتا ہے تو اشتعال میں بڑھتے بڑھتے ایک دشمن کا رنگ اختیار کر لیتا ہے اور جُرم کی حد سے سزا میں کوسوں تجاوز کر جاتا ہے۔ اگر کوئی شخص خوددار اور اپنے نفس کی باگ کو قابو سے نہ دینے والا اور پورا متحمل اور بردبار اور باسکون اور باوقار ہو تو اُسے البتہ حق پہنچتا ہے کہ کسی وقتِ مناسب پر کسی حد تک بچے کو سزا دے یا چشم نمائی کرے۔ مگر مغضوب الغضب اور سبک سر اور طائش العقل ہرگز سزاوار نہیں کہ بچوں کی تربیت کا متکفل ہو جس طرح اور جس قدر سزا دینے میں کوشش کی جاتی ہے۔ کاش دعا میں لگ جائیں اور بچوں کے لئے سوزِ دل سے دعا کرنے کو ایک حزب مقرر کر لیں اس لئے کہ والدین کی دعا کو بچوں کے حق میں خاص قبول بخشا گیا ہے۔ مَیں التزاماً چند دعائیں ہر روز مانگا کرتا ہوں

اوّل :- اپنے نفس کے لئے دعا مانگتا ہوں کہ خداوند کریم مجھ سے وہ کام لے جس سے اس کی عزت و جلال ظاہر ہو اور اپنی رضا کی پوری توفیق دے۔

دوم :- پھر اپنے گھر کے لوگوں کے لئے دعا مانگتا ہوں کہ اُن سے قرۃ عین (اولاد) عطا ہو اور اللہ تعالیٰ کی مرضیات کی راہ پر چلیں۔

سوم :- پھر اپنے بچوں کے لئے دعا مانگتا ہوں کہ یہ سب دین کے خدام بنیں۔

چہارم :- پھر اپنے مخلص دوستوں کے لئے نام بنام۔

پنجم :- اور پھر ان سب کے لئے جو اس سلسلے سے وابستہ ہیں خواہ ہم انہیں جانتے ہیں یا نہیں جانتے۔

حضورؑ بچوں پر سخت گیر نہ تھے اور کبھی کبھی اپنے بچوں کو پیار سے چھیڑا بھی کرتے تھے اور وہ اس طرح سے کہ کبھی کسی بچے کا پہنچہ پکڑ لیا اور کوئی بات نہ کی۔ خاموش ہو رہے۔ یا بچہ لیٹا ہؤا ہے تو اس کا پاؤں پکڑ کر اس کے تلوے کو سہلانے لگے۔

بچوں کی غلطی پر حضورؑ متوکلاً علی اللہ عفو اور درگزر سے کام لیتے۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ جبکہ ان کی عمر چار برس کی تھی بہت سے بچوں کے ساتھ کھیل رہے تھے اور اسی اثناء میں انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک نہایت ضروری مسودے کو دیا سلائی دکھا دی اور مسودہ جل کر راکھ ہو گیا۔ حضورؑ مضمون لکھ رہے تھے اور جب سیاقِ عبارت کے لئے ضرورت پڑی تو مضمون کی تلاش ہوئی اور سب لوگ حیران اور فکرمند تھے کہ اب کیا ہو گا اور ایک نہایت ناگوار نظارے کا پیش آنا گھر والوں کو متوقع تھا۔ لیکن جب حضورؑ کو معلوم ہؤا کہ مسودہ جل چکا ہے تو حضورؑ نے مسکرا کر فرمایا :-

"خوب ہؤا اس میں اللہ تعالیٰ کی کوئی بڑی مصلحت ہو گی اور اب خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ اس سے بہتر مضمون ہمیں سمجھائے۔"

مندرجہ بالا واقعہ جس قدر سبق آموز اور تربیتِ اولاد کے اصولوں میں سے ایک اصول کو واضح کرنے والا ہے وہ ظاہر و باہر ہے۔

اسی طرح یہ بھی واقعہ ہے کہ حضورؑ تنہائی میں کوئی کتاب لکھ رہے ہیں اور اپنی عادت کے مطابق حضورؑ نے دروازہ بند کیا ہؤا ہے اور کسی بچے نے آکر دستک دی اور "ابا ابا کھول" حضورؑ نے اُٹھ کر دروازہ کھول دیا اور بچے بعد دیگرے دو دو چار چار منٹ کے بعد اسی طرح بچے کا دستک دینا اور حضورؑ کا دروازے کو کھول دینا اور اطمینان اور بشاشت سے یہ باتیں برداشت کرنا اور کوئی زجر و توبیخ نہ کرنا والدین کے لئے ایک اُسوۂ حسنہ ہے۔ اسی طرح بچوں پر حضورؑ کا تلطف اس بات سے بھی ظاہر ہے کہ حضورؑ چارپائی پر بیٹھے ہیں اور بچوں نے رفتہ رفتہ حضورؑ کو پائنتی پر بٹھا دیا ہے اور اپنے بچپنے کی بولی میں مینڈک۔ کوّے اور چڑیا کی کہانی سُنا رہے ہیں اور حضورؑ بڑی خوشی سے یہ کہانیاں سُنتے جا رہے ہیں۔

بچہ بعض اوقات ضد میں آجاتا ہے۔ بال ہٹ ضرب المثل ہے۔ ایسے موقع پر بعض والدین بچے کو مار پیٹ کر درست کرنا چاہتے ہیں۔ اور اگر وہ رو رہا ہے تو اُسے زبردستی چُپ کرا چاہتے ہیں۔ بعض مائیں ایسے وقت بچے کو بے تحاشا مار پیٹ کرنے لگتی ہیں اور سیر ہو کر ان پر غصہ نکالتی ہیں۔ یہ عدمِ تحمل اور بے صبری کا نتیجہ ہوتا ہے حضورؑ کا نمونہ ایسے موقع پر ہمارے سامنے ہے۔

(باقی)

آپ کے امام کو آپ کی ضرورت ہے

(محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ناظم ارشاد وقفِ جدید)

تحریک وقفِ جدید کا آغاز فرماتے ہوئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خدمتِ دین کی تڑپ رکھنے والوں کو ان الفاظ میں مخاطب فرمایا تھا :-

"مَیں چاہتا ہوں کہ جن کے دل میں یہ خواہش پائی جاتی ہو کہ وہ حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ اور حضرت شہاب الدین سہروردیؒ کے نقشِ قدم پر چلیں تو جس طرح جماعت کے نوجوان اپنی زندگیاں تحریکِ جدید کے ماتحت وقف کرتے ہیں وہ اپنی زندگیاں براہِ راست میرے سامنے وقف کریں تاکہ مَیں ان سے ایسے طریق پر کام لوں کہ وہ مسلمانوں کو تعلیم دینے کا کام کر سکیں۔ وہ مجھ سے ہدایتیں لیتے جائیں اور اس ملک میں کام کرتے جائیں ہمارا ملک آبادی سے بالکل ویران نہیں لیکن روحانیت سے بہت ویران ہو چکا ہے اور آج بھی اس میں چشتیوں کی ضرورت ہے سہروردیوں کی ضرورت ہے اور نقشبندیوں کی ضرورت ہے۔ پس مَیں چاہتا ہوں کہ جماعت کے نوجوان ہمت کریں اور اپنی زندگیاں اس مقصد کے لئے وقف کریں۔"

(خطبہ عید الاضحیٰ فرمودہ ۹۔ جولائی ۵۷ء)

کیا آپ اس آواز پر لبیک کہتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ خلیفۃ المسیح الثالث کی خدمت میں وقف کے لئے اپنا نام پیش کریں گے۔

جملہ درخواستیں مندرجہ ذیل کوائف کے ساتھ براہِ راست حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی خدمت میں ارسال کی جائیں :-

(۱) نام مع ولدیت (۲) تعلیم دینی و دنیوی (۳) عمر (۴) مستقل پتہ (۵) کیا پیدائشی احمدی ہیں۔ اگر نہیں تو کون سے سن میں بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے ہیں۔ (۶) پہلے کس فرقہ سے تعلق رکھتے تھے (۷) مستقل پتہ (۸) شادی شدہ یا غیر شادی شدہ (۹) ماہوار آمد (۱۰) کتنے افراد کا بوجھ آپ کے کندھوں پر ہے (۱۱) کس جماعت میں کوئی جماعتی عہدیدار رہ چکے ہیں اگر رہ چکے ہوں تو کب اور کس جماعت میں (۱۲) کیا کیا زبان جانتے ہیں۔ (۱۳) تصدیق پریذیڈنٹ صاحب مقامی (۱۴) تصدیق قائد صاحب مقامی۔ (۱۵) تصدیق سیکرٹری صاحب مال۔

اعلانِ نکاح

میرے بیٹے عزیز لطیف احمد کا نکاح ہمراہ عزیزہ نصیرہ بیگم سلمہا ایک ہزار روپیہ حق مہر پر ۲۸۔ دسمبر ۱۹۶۸ء کو بعد نماز فجر مسجد ناصر دارالرحمت غربی ربوہ میں محترم مولانا غلام احمد صاحب فرخ نے پڑھا۔

احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے مبارک کرے اور اسے مثمر ثمراتِ حسنہ بنائے۔ آمین۔ (محمد اسمٰعیل آف پیرکوٹ ثانی ضلع گوجرانوالہ)

جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ کے موقع پر

احمدی خواتین کی طرف سے مالی قربانی کا عظیم الشان مظاہرہ

صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ کی تحریک پر اہم دینی اغراض کیلئے پانچ لاکھ روپیہ جمع کرنے کا عزم

تین لاکھ دس ہزار روپیہ کے وعدہ جات

امسال بھی جلسہ سالانہ کے موقع پر خواتین نے جو ہمیشہ ہی سے عظیم الشان مالی قربانیوں کے مظاہرے کرتی چلی آ رہی ہیں انفاق فی سبیل اللہ کا عدیم المثال نمونہ پیش کیا اور اپنی روایتی شان کو برقرار رکھتے ہوئے حضرت سیدہ ام متین مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی صدر لجنہ مرکزیہ کی پیشکردہ اس تحریک خاص پر والہانہ لبیک کہا جس میں آپ نے اشاعت اسلام۔ استحکام مرکز اور بہبودی مخلوق خدا کے لئے چار سال کے عرصے میں پانچ لاکھ روپیہ فراہم کرنے کی تلقین فرمائی تھی۔ حضرت سیدہ موصوفہ نے فرمایا۔ احمدی خواتین سے آج نہیں بلکہ شروع ہی سے مالی قربانیوں کے مطالبے کئے جاتے رہے ہیں اور ہر بار انہوں نے امام وقت کی اطاعت اور اشاعت اسلام کے جذبات سے سرشار ہو کر توقع سے بڑھ کر ایثار و قربانی کا مظاہرہ کیا ہے۔ چنانچہ دیگر تحریکات میں شمولیت کے علاوہ لنڈن اسپیتھ۔ ڈنمارک کی مساجد اور جرمن زبان میں قرآن مجید کا ترجمہ ان کی قربانیوں کی زندہ مثالیں ہیں۔ یقیناً شمع احمدیت کی ان پروانہ صفت خواتین کے نام رہتی دنیا تک زندہ رہیں گے اور نسلاً بعد نسل لوگ ان کے لئے دعائے خیر کرتے رہیں گے۔!

آپ نے لجنہ اماء اللہ کے کارہائے نمایاں پر کسی قدر تفصیلی روشنی ڈالنے کے بعد فرمایا یہ اللہ تعالیٰ کا بے حد فضل اور احسان ہے کہ تیرہ ممبرات پر مشتمل ایک ننھا سا پودا جس کا بیج حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے مقدس ہاتھوں آج سے پچپن سال قبل قادیان میں بویا گیا تھا۔ آج ایک تناور درخت کی صورت اختیار کر چکا ہے۔ اور اس کی شاخیں ہندوستان۔ انڈونیشیا امریکہ۔ مشرقی افریقہ۔ ماریشس۔ کینیڈا انگلینڈ اور دیگر ممالک عالم میں پھیل چکی ہیں اور یہ چھوٹی سی تنظیم بین الاقوامی حیثیت اختیار کر گئی ہے۔! لہٰذا ضروری ہے کہ اس انجمن کی شاندار ترقی پر خدا تعالیٰ کے حضور تشکر و امتنان کا اظہار کیا جائے۔ اس اظہار کے لئے آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے یہ تجویز پیش کی۔ ممبرات لجنات اماء اللہ آئندہ چار سال تک (۱۹۷۲ء تک) جب لجنہ کے قیام کو پچاس سال پورے ہو جائیں گے۔ پانچ لاکھ روپے فراہم کریں تا اس رقم کو اشاعت اسلام کے لئے خرچ کیا جائے۔ خرچ میں سر فہرست کسی غیر ملکی زبان میں قرآن مجید کے ترجمے کے اخراجات ہوں گے۔ بقیہ رقم جو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی خدمت میں پیش کئے جائیں گے اس کے خرچ کے لئے لجنہ ہال کی تعمیر اور فضل عمر جونیئر ماڈل سکول کی تعمیر کے منصوبے زیر غور ہیں۔ نیز ایک ایسی کمیٹی کا انتخاب عمل میں لایا جائیگا جو باقی رقم کے مصرف کے لئے تجاویز پیش کرے گی۔"

حضرت سیدہ موصوفہ نے اپنی طرف سے مبلغ ایک ہزار روپے کے گرانقدر وعدے کا اعلان فرمایا۔ نیز سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا اور حضرت مصلح موعود اور آپ کی ان ازواج کی طرف سے جنہوں نے ابتداء میں اس تنظیم کی ترقی کے لئے انتھک جدوجہد کی مبلغ چھ صد روپے پیش کرنے کا وعدہ فرمایا اور اپنی دونوں مرحومہ اللہ کی طرف سے ۲۰۰/- آپ کے وعدے کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

از طرف حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ۱۰۰/- روپے

از طرف حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۱۰۰/- روپے

از طرف حضرت سیدہ ام ناصر صاحبہ ۱۰۰/- روپے

از طرف حضرت سیدہ امۃ الحی بیگم صاحبہ ۱۰۰/- روپے

از طرف سیدہ ام طاہر صاحبہ ۱۰۰/- روپے

از طرف سیدہ سارہ بیگم صاحبہ ۱۰۰/- روپے

از طرف خود ۱۰۰۰/- روپے

از طرف والدہ مرحومہ سیدہ شوکت سلطان مرحومہ بیگم ڈاکٹر محمد اسمٰعیل صاحب ۱۰۰/- روپے

از طرف والدہ مرحومہ امۃ اللطیف مرحومہ بیگم ڈاکٹر محمد اسمٰعیل صاحب ۱۰۰/- روپے

حضرت سیدہ زینب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے پانچ ہزار روپے کا گرانقدر وعدہ فرمایا۔ آپ کے وعدے کی تفصیل حسب ذیل ہے

از طرف ام المومنین حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ اول صدر لجنہ ۱۰۰۰/-

از طرف حضرت سیدہ امۃ الحی بیگم صاحبہ اول سیکرٹری لجنہ ۱۰۰۰/-

از طرف خود ۳۰۰۰/-

۵۰۰۰/-

حضرت سیدہ صدر صاحبہ مدظلہا العالی کی پیشکردہ اس تحریک پر تمام موجود خواتین نے بھی بشاشت قلبی سے لبیک کہا اور اسے کامیاب بنانے کے لئے سعی پیہم کا بھرپور عزم کیا۔ سردست تین لاکھ نو ہزار نو سو تریپن کے انفرادی اور اجتماعی وعدہ جات ہوئے۔ اور ساڑھے تین ہزار نقد اور کچھ زیورات موصول ہوئے۔

(رپورٹر)

تیرے بڑھنے سے قدم آگے بڑھایا ہم نے

جناب ثاقب صاحب زیروی نے مورخہ ۲۷ فتح (دسمبر) ۱۳۵۱ ہش کو جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ کے موقع پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی تقریر سے قبل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نعتیہ کلام پر اپنی تضمین کے مندرجہ ذیل اشعار خوش الحانی کے ساتھ پڑھ کر سنائے۔

زمزمہ تیرے تقدس کا سنایا ہم نے
اِک گراں خواب سے دُنیا کو جگایا ہم نے

تیرے قرآن کو سینوں سے لگایا ہم نے
دیدۂ دِل میں عجب نور بسایا ہم نے

پرچمِ دین کی عظمت کو بڑھایا ہم نے
کفر و الحاد کے ایوان کو ہلایا ہم نے

کافر و ملحد و دجال کے طعنے سُن کر
صبر و ایمان کا عالم بھی دکھایا ہم نے

حق کا اظہار کیا حق کی حمایت کی ہے
کوئی دکھلائے اگر حق کو چھپایا ہم نے

گردشِ وقت کی آنکھوں سے مِلا کر آنکھیں
بزمِ تثلیث میں کہرام مچایا ہم نے

ہم نے للکارا ہے یورپ کے کلیساؤں کو
دامنِ شرک کے پرزوں کو اڑایا ہم نے

خارزاروں میں ترے دیں کے مبشر ہم ہیں
مرغزاروں کو نیا نغمہ سنایا ہم نے

کِس نے تاریکیٔ حالات کا توڑا پندار
کِس نے راہوں کو اُجالوں سے سجایا ہم نے

کِس نے بجھتی ہوئی شمعوں کو ضیائیں دی ہیں
کِس نے ذہنوں کے چراغوں کو جلایا ہم نے

دِل پہ انسان کے دُنیا میں جہاں تک پہنچے
نقشِ اخلاقِ مقدس کا بٹھایا ہم نے

پھیلتا جاتا ہے لختِ دلِ محمود کا نور
شب کی ظلمت کو سحر تاب بنایا ہم نے

یہ ترا ہی تو کرم ہے اے رسولِ عربی
فیضِ بے پایاں جو ہر راہ میں پایا ہم نے

"ہم ہوئے خیرِ اُمم تجھ سے ہی اے خیرِ رسل"
تیرے بڑھنے سے قدم آگے بڑھایا ہم نے

(ثاقب زیروی)

معلّمین وقف جدید کی تقرری کے سلسلے میں ضروری اعلان

(محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ناظم ارشاد وقف جدید۔ ربوہ)

معلمین کی تعلیمی کلاس کے اختتام پر معلمین کی نئی تقرریوں پر غور کیا جائیگا۔ ایسی تمام جماعتیں جو اپنے ہاں وقف جدید کا مرکز قائم کرنا چاہتی ہوں۔ وہ مہربانی فرما کر جلد از جلد اپنے کوائف سے مطلع کریں ورنہ سال کے دوران میں ایسی درخواستوں پر غور کرنا مشکل ہوگا۔

(۱) وقف زمین: حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے ارشاد کے مطابق جو دیہات دس ایکڑ یا زائد زمین وقف کریں ان کا حق بہرحال مقدم سمجھا جائیگا۔ اس میں ایسی زمین شمار نہیں ہوگی جو بنجر اور بےکار ہو۔

(۲) عارضی مراکز: اگر زمین وقف نہ ہو سکے تو جو دیہات سالانہ چندہ وقف جدید کے علاوہ قیام مراکز کے سلسلہ میں اوسطاً دس ایکڑ زمین کی آمد کے لگ بھگ دینے کا وعدہ کریں ان کے ہاں بھی اس وقت تک کے لئے عارضی مراکز کھولا جا سکتا ہے۔ جب تک کہ وہ یہ سالانہ رقم ادا کر سکتے رہیں۔

(۳) ایسی جماعتیں جو ناساعد حالات کی بناء پر مرکز کے قیام کے لئے کچھ بھی ادا نہ کر سکیں مگر تربیت یا ارشاد کے لحاظ سے غیر معمولی توجہ کی مستحق ہوں ان کو حسب توفیق مدنظر رکھا جائے گا۔

(۴) ایسی جماعتیں جو نئی قائم ہوئی ہوں اور احمدیت کے رنگ میں صحیح تربیت کی محتاج ہوں۔ وہاں بھی ابتدائی عرصہ کے لئے مرکز کھولا جا سکتا ہے۔ پس ان امور کو مدنظر رکھتے ہوئے امراء صاحبان اپنے مطالبات ارسال فرمائیں۔

عہدیداران انصاراللہ فوری توجہ فرمائیں

مجلس کا مالی سال ۳۱ر دسمبر کو ختم ہو رہا ہے۔ شوریٰ انصار اللہ کے فیصلہ کے مطابق بجٹ کا مالی سال کے اندر اندر پورا کیا جانا لازمی ہے لہٰذا تمام عہدیداران انصار اللہ سے درخواست ہے کہ وہ مرکز سے تعاون فرماتے ہوئے بقایا جات جلد مرکز میں بھجوا دیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

اعلان دار القضاء

مکرم مہاشہ محمد عمر صاحب مرحوم کے مندرجہ ذیل ورثاء نے درخواست دی ہے کہ ہمارے والد محترم مہاشہ محمد عمر فاضل مرحوم مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ وفات پا چکے ہیں۔ ان کی امانت ذاتی میں مبلغ ۸۵۔۴۳۲ روپے جمع ہیں۔ یہ رقم ہماری والدہ صاحبہ محترمہ امیر بیگم صاحبہ کو ادا کر دی جائے۔

اسی طرح تین کنال زمین قطعات ۱۲۱ ، ۳۱/۱۲۱ دارالنصر والد صاحب مرحوم کے نام الاٹ ہیں یہ بھی ہماری والدہ صاحبہ کے نام منتقل کر دی جائے۔ ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے (۱) مکرم محمد احمد (۲) مکرم نصیر احمد صاحب ظفر (۳) مکرم منیر احمد صاحب ناصر پسران مہاشہ محمد عمر صاحب مرحوم (۴) امۃ الحفیظ صاحبہ دختر مرحوم۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو بیس یوم تک اطلاع دی جائے

(ناظم دار القضاء ربوہ)

دعائے مغفرت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت مولوی محمد عبداللہ صاحب مرحوم آف پھیرو چیچی کے فرزند میاں عبدالرحیم صاحب صراف سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ جڑانوالہ ضلع لائلپور ۱۴ دسمبر ۱۹۶۶ء کی شب کو بعمر ۶۰ برس انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ نماز جنازہ اگلے روز ادا کی گئی جنازہ میں نہ صرف مقامی احباب نے شمولیت کی بلکہ باہر کے کئی ایک مقامات سے بھی کثیر تعداد میں احباب نے شرکت کی۔ مرحوم موصی تھے۔ مقامی قبرستان میں امانتاً دفن کیا گیا۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ مرحوم کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ (خواجہ خورشید احمد سیالکوٹی)

اعلانات نکاح

(۱) مورخہ ۳۰ دسمبر ۱۹۶۶ء بعد نماز مغرب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے مکرم میاں رفیق احمد صاحب ایم۔ ایس۔ سی۔ ابن مکرم میاں گل محمد صاحب ایکسائز آفیسر کا نکاح بعوض دس ہزار روپیہ حق مہر محترمہ امۃ السلام صاحبہ بنت محترم ملک عمر علی صاحب مرحوم آف ملتان کے ہمراہ پڑھا۔ میاں رفیق احمد صاحب حضرت ڈپٹی محمد شریف ریٹائرڈ ای اے سی کے نواسے اور محترم میاں خدا بخش صاحب مرحوم نمبردار کوٹ مومن ضلع سرگودہا کے پوتے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر لحاظ سے بابرکت کرے۔ آمین

(۲) ۲۹ دسمبر ۱۹۶۶ء کو بعد نماز ظہر حسب ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے مکرم میاں انیس احمد صاحب ابن حضرت ڈپٹی میاں محمد شریف صاحب ریٹائرڈ ای اے سی کا نکاح عزیزہ نسیم راحت صاحبہ بنت مکرم شیخ عبید اللہ صاحب ریٹائرڈ سیکشن آفیسر لاہور کے ساتھ بعوض پانچ ہزار روپیہ حق مہر پڑھا۔

بزرگان سلسلہ و احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔

(میاں) شریف احمد ابن حضرت ڈپٹی میاں محمد شریف صاحب ربوہ

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرا بیٹا عزیزم مبشر احمد بغرض تعلیم بذریعہ ہوائی جہاز مغربی جرمنی روانہ ہو رہا ہے۔ بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے اپنی امان میں منزل مقصود پر پہنچا دے۔ (والدہ مبشر احمد)

۲۔ خاکسار کے خسر مکرم ماسٹر غلام محمد صاحب نصیر (آف علی پور چٹھہ ضلع گوجرانوالہ) کئی دنوں سے درد گردہ کی وجہ سے بیمار ہیں۔

خاکسار کی خوشدامنہ محترمہ رحمت بی بی صاحبہ بھی بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ احباب سے ہر دو کی کامل صحت اور درازی عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد یوسف ظفر دفتر خزانہ صدر انجمن احمدیہ)

۳۔ میری بڑی خالہ جان اہلیہ چوہدری محمد حنیف صاحب مجھی پتہ کی بیماری سے ایک عرصہ سے صاحب فراش ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (طاہر جاوید راجپوت محلہ دار الصدر غربی (ب) ربوہ)

۴۔ میری ممانی جان زبیدہ بیگم اہلیہ چوہدری سعید احمد صاحب آف مصاحبہ ٹوانہ ضلع سرگودہا بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(طاہر جاوید محلہ دار الصدر غربی (ب) ربوہ)

۵۔ میرا تایا زاد بھائی سعید احمد مصاحبہ ٹوانہ ضلع سرگودہا میں چند ایک کاروباری پریشانیوں میں مبتلا ہے۔ احباب جماعت سے کاروبار میں برکت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (مقبول احمد مجھی دار الصدر غربی (ب) ربوہ)

۶۔ میری والدہ احمدی بیگم صاحبہ (سیکرٹری تعلیم لجنہ لاہور) کئی روز سے بیمار ہیں۔ احباب دعا کریں کہ خداوند کریم ان کو شفا عطا فرمائے (آمین)

(اشتیاق احمد گڑھی شاہو۔ لاہور)

۷۔ میرا بڑا لڑکا بعارضہ مرگی بیمار ہے اور دوسرا لڑکا دماغی نقص کی وجہ سے بیمار ہے۔ جس کی وجہ سے سخت پریشانی رہتی ہے نیز کئی ایک پریشانیاں اور بھی ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ پریشانیاں دور کرے اور بچوں کو صحت دے۔ (حاجی محمد ابراہیم خلیل عفی عنہ سرگودہا)

۸۔ مجھے عرصہ چار پانچ سال سے کھانسی کی شکایت ہے۔ اب چار پانچ ماہ سے بخار بھی رہتا ہے اور پھیپھڑوں میں بھی تکلیف ہو گئی ہے۔ درد بہت رہتا ہے۔ سلسلہ اور تمام احباب سے اپنی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست کرتا ہوں۔

نیز میری اکلوتی بچی کی صحت بھی دو سال سے ٹھیک نہیں اس کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔ (مبارکہ نسرین۔ اہلیہ لطف الرحمن ولد... مرحوم)

۹۔ میری ہمشیرہ عزیزہ امۃ المجید ایم اے بیگم قریشی عبدالرشید صاحب ظفر ویلفیئر آفیسر حال مڈل سیکس لنڈن قریباً ایک سال سے بیمار ہے اب قبض کی مرض گردے کے اپریشن کے لئے ہسپتال میں داخل ہوئی ہے۔ احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے (امۃ السلام اہلیہ شیخ محمد ایوب جنجوعہ)

ایک حیرت انگیز اور بے مثال ایجاد

اکسیر ہرنیا

ہرنیا جیسی نامراد بیماری کا سَو فیصدی مجرب علاج چار دن کے استعمال سے ہی تکلیف ہمیشہ کے لئے دور ہو جاتی ہے اور پیٹی وغیرہ کے استعمال سے اور اپریشن سے بکلّی نجات۔

مَیں خود تقریباً ۱۸ سال تک اس مرض میں مبتلا رہا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسی دوائی سے شفایاب ہُوا۔ اکسیری نسخہ ہے۔ قیمت فی شیشی ۲۰/- بیس روپے۔

عبد القیوم خان

معرفت جاوید ریڈیو سروس ربوہ

علاوہ

ہر قسم کی مجرب ومفرد ہومیوپیتھک ادویات کے

ہر قسم کی کتب

اردو و انگریزی متعلقہ ہومیوپیتھی، بایوکیمسٹری ایلوپیتھی وطبّ یونانی ہم سے خریدیں۔ تازہ سٹاک حاضر ہے

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ

اعلاناتِ نکاح

(۱) میرے لڑکے عزیزم ڈاکٹر ارشد محمود احمد صاحب سلمہ کا نکاح مؤرخہ ۲۷/۱۲/۶۸ بروز جمعۃ المبارک بعد نماز عشاء مسجد مبارک میں ہمراہ حمیدہ اختر بی-اے۔ بنت مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب آف جہلم گورنمنٹ کنٹریکٹر بعوض تین ہزار روپیہ مہر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پڑھا۔

جملہ احبابِ جماعت سے بالعموم اور صحابہ کرام سے بالخصوص درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس تعلق کو دونوں خاندانوں کے لئے مبارک اور بابرکت کرے اور مثمر بہ ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔

قاضی محمد اسحٰق بسمل

پریذیڈنٹ جماعتِ احمدیہ رسالپور

(۲) میری لڑکی عزیزہ رفعت رشید صاحبہ کا نکاح عزیزم منور احمد صاحب ابن سید محبوب علی شاہ صاحب کراچی سے بعوض حق مہر بارہ ہزار روپیہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲۷/۱۲/۶۸ کو بعد نماز مغرب وعشاء پڑھا۔

احباب دعا فرماویں کہ یہ رشتہ فریقین کے لئے بابرکت ہو۔

(محمد ابو رشید ایم-اے-کراچی)

(۳) خاکسار کی لڑکی عزیزہ مس انجم شیخ کا نکاح بعوض دس ہزار روپیہ مہر ہمراہ شیخ رفیق احمد صاحب ایم-ایس سی W.H.O ابن شیخ احمد علی صاحب لاہور مورخہ ۲۷/۱۲/۶۸ کو مسجد مبارک ربوہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے پڑھا۔

احبابِ جماعت سے درخواست ہے کہ وہ دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ فریقین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت کرے۔ آمین۔

(خاکسار شیخ عبد الحق انجنیئر میومول-لاہور)

ہمیشہ یاد رکھئے

احمدیت ایک روحانی جام ہے جو اللہ تعالیٰ نے موجودہ زمانہ کی پیاسی رُوحوں کی پیاس بجھانے کے لئے آسمان سے نازل کیا۔

الفضل کی توسیع اشاعت بھی اس رُوحانی جام کو لوگوں تک پہنچانے کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔ اسے ہمیشہ یاد رکھئے۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

ٹنڈر نوٹس

پاکستان ویسٹرن ریلوے

چیف کنٹرولر آف پرچیز پی ڈبلیو آر ایمپریس روڈ لاہور کو صرف امریکی تیار کنندگان/فراہم کنندگان سے امریکی ایڈ لون (۱۵-۸۸-ایچ-۱۵۱۲) نمبر ۳۹۱-ایچ-۱۳۱ کے تحت مندرجہ ذیل آئٹم کے لئے ٹنڈر مطلوب ہیں۔ پاکستان میں مقیم ایجنٹوں کی معرفت بھیجے جانے والے ٹنڈروں کو ترجیح دی جائے گی۔

ٹنڈر نمبر مع سٹورز اور مقدار کی مختصر تفصیل۔	ٹنڈر فارم پوسٹیج کی قیمت	تاریخ ہائے فروخت	مقررہ تاریخ اور وقت	کھلنے کی تاریخ اور وقت
(۱) پی 7/3/44-3/68 ایس ایچ (ایڈ لون نمبر 391-ایچ 131)				
(۱) مختلف سائزز کی سٹیل مائلڈ پلیٹس = ۱۶۱۲۲ ہنڈرڈ ویٹ (۲) مختلف سائز کی سٹیل مائلڈ شیٹس گیلونائزڈ-پلین اور کورو گیٹڈ = ۱۱۱۵۳ ہنڈرڈ ویٹ (۳) مختلف سائز کی سٹیل مائلڈ شیٹس بلیک = ۲۲۷۴ ہنڈرڈ ویٹ (۴) مختلف سائز کی ٹین کی چادریں = ½۸۰۸ ہنڈرڈ ویٹ اندازاً	۲۵/- روپے	۲۳-دسمبر ۶۸ء تا ۷-فروری ۱۹۶۹ء	۸-فروری ۱۹۶۹ء کو صبح ۸ بجے	۸-فروری ۱۹۶۹ء کو صبح ½۸ بجے
(۳) پی 67-1/18/Z (ایڈ لون نمبر 391 ایچ 131)				
ٹیوب بیک اینڈ پیچنگ پلیٹس برائے سٹیم لوکوموٹیو = ۱۶۷ عدد		۱۸-دسمبر ۱۹۶۸ء تا ۱۷-فروری ۱۹۶۹ء	۱۸-فروری ۱۹۶۹ء صبح ۸ بجے	۱۸-فروری ۱۹۶۹ء صبح ½۸ بجے

۲- ٹنڈر فارم (ناقابلِ منتقلی) چیف کنٹرولر آف پرچیز پی ڈبلیو آر ہیڈ کوارٹرز آفس ایمپریس روڈ لاہور نیز دفتر ڈسٹرکٹ آف پرچیز/انسپکشن پی ڈبلیو آر کراچی چھاؤنی سے تمام ایام کار میں صبح ۹ بجے سے دوپہر ۱۲ بجے تک مندرجہ بالا قیمت کی ادائیگی نقد یا بذریعہ منی آرڈر (پوسٹل آرڈرز۔ چیک۔ بنک ڈرافٹس۔ گارنٹی بانڈز۔ بنک ڈیپازٹ کی رسیدیں اور نیشنل سیونگ سرٹیفکیٹس وغیرہ ٹنڈر فارم کی قیمت کے طور پر قبول نہیں کئے جائیں گے) امریکہ کے ٹنڈر دہندگان ٹنڈر دستاویزات دفتر کانسولیٹ جنرل آف پاکستان ۱۲-ایسٹ-۶۵ ویں سٹریٹ-نیویارک ۲۱-این-وائی سے بالکل مفت حاصل کر سکتے ہیں۔

صرف انہی ٹنڈر فارموں پر دی جانیوالی پیشکشیں قابلِ غور ہوں گی۔

ٹنڈر کسی بھی حاضر آمدہ ٹنڈر دہندہ کی موجودگی میں کھولے جائیں گے۔

۳- ایسی مقامی فرمیں جو زرمبادلہ کے سلسلہ میں کسی قسم کی امداد کی ضرورت کے بغیر حاضر سٹاک پیش کرنے کی پوزیشن میں ہوں بھی فری ڈلیوری کراچی یا سٹورز پورہ (لاہور) شمول سرکاری محاصل/ڈیوٹی وغیرہ اور دیگر تمام چارجز کی بنیاد پر پیشکشیں دے سکتی ہیں۔

۴- کوئی ٹنڈر یا اس سے متعلق انکوائری یا رقوم وغیرہ براہ راست چیف کنٹرولر آف پرچیز کے نام ارسال کی جائے۔

INF (L) 3493-C

پاکستان ویسٹرن ریلوے

پبلک کی اطلاع کے لئے یہ مشتہر کیا جاتا ہے کہ یکم جنوری ۱۹۶۹ء سے مندرجہ ذیل ریل کاریں نظر ثانی شدہ اوقات (جیسا کہ ہر ایک کے آگے درج ہیں) کے مطابق چلیں گی:-

آرسی-۱۳۸ ڈاؤن　راولپنڈی　روانگی　۱۷-۱۰　کوہاٹ کینٹ　آمد　۲۰-۳۵

آرسی-۱۴۶ ڈاؤن　راولپنڈی　روانگی　۱۵-۵۵　گنڈیاں　آمد　۲۱-۵

درمیانی سٹیشنوں کے اوقات کے سلسلے میں متعلقہ سٹیشن ماسٹروں سے رابطہ پیدا کریں۔

INF (L) - 3513

جماعتِ احمدیہ کا ۷۷ واں للّٰہی جلسہ سالانہ

(بقیہ صفحہ اوّل)

اس طرح انہیں ایسے حقائق اور معارف سے اپنی جھولیاں بھرنے کے بے حساب مواقع میسر آئے جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں چنانچہ حقائق و معارف سے انہوں نے اپنی جھولیاں بھریں جن کے زیر اثر وہ ایک نئے ایمان نئے یقین اور نئی معرفت سے ہمکنار ہو کر خلافتِ حقہ کے طفیل اللہ تعالیٰ کے پیہم تائیدی نشانوں کے ظہور اور خدائی فضلوں رحمتوں اور برکتوں کے نزول پر اللہ تعالیٰ کے حضور سجداتِ شکر بجالائے مزید برآں وہ بکثرت دعاؤں ذکرِ الٰہی اور عبادات میں اپنے دن اور رات بسر کرنے کے بعد جلسہ کی کبھی نہ ختم ہونے والی برکتوں سے مالا مال ہو کر اپنے گھروں کو کامیاب و بامراد واپس لوٹے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

شرکت کرنے والے فدائی

جلسہ میں شمولیت کی سعادت سے بہرہ ور ہونے کی غرض سے امسال بھی بفضلِ اللہ تعالیٰ پاکستان کے کونہ کونہ سے ہی نہیں بلکہ دنیا کے دور و دراز ممالک سے بھی احمدی احباب (مرد عورتیں اور بچے) امام الزمان سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آواز پر (جو حضور علیہ السلام نے آج سے ۷۷ سال قبل بلند کی تھی) لبیک کہتے ہوئے سینکڑوں اور ہزاروں میل کی مسافت طے کرنے اور مالی بوجھ برداشت کرنے کے ساتھ ساتھ راستہ کی صعوبتیں اٹھانے اور گوناگوں قسم کی مشکلات پر قابو پانے کے بعد اپنے روحانی مرکز میں دیوانہ وار آ جمع ہوئے۔ احباب مشرقی اور مغربی پاکستان کے کونہ کونہ سے ہی نہیں بلکہ انگلستان، ہالینڈ، سوئٹزرلینڈ، کینیا، تنزانیہ، گھانا، سیرالیون، دوبئی، کویت، بھارت اور متعدد دیگر ممالک سے دیوانہ وار کھنچے چلے آئے۔

فجی، انڈونیشیا، گھانا، تنزانیہ اور ماریشس کے ان طلبہ کے علاوہ جو ربوہ میں دینی تعلیم حاصل کر رہے ہیں اور پہلے ہی سے یہاں مقیم ہیں مشرق و مغرب کے متعدد ممالک کے احباب خاص جلسہ کے موقع پر اس میں شمولیت کی غرض سے تشریف لائے چنانچہ محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب جج عالمی عدالت ہالینڈ سے، محترمہ حفیظ بیگم صاحبہ اہلیہ قاری محمد یٰسین صاحب اور مکرم میر ضیاء اللہ صاحب انگلستان سے، جمیلہ شُشٹرنک صاحبہ (Jamila Susstrunk) - شاہدہ کولب صاحبہ (Shahida Kolb) اور ایڈتھ برک ہارڈ صاحبہ (Edith Burkhard) سوئٹزرلینڈ سے، محترم الحاج محمدو کوفی (Alhaj Mohamadu Cofie) اور محترم ابراہیم نکانساہ بیڈو (Ibrahim Nkansah Baidoo) - گھانا (مغربی افریقہ) سے، محترم نذیر احمد صاحب پرنسپل احمدیہ سیکنڈری سکول سیرالیون سے، محترمہ امینہ صاحبہ اہلیہ عبد الرحمان صاحب، محترمہ سارہ بیگم صاحبہ اہلیہ عبد الرحمان صاحب بٹ، اور محترمہ رحمت بیگم صاحبہ اہلیہ جمیل احمد صاحب مرحوم کینیا (مشرقی افریقہ) سے، محترم محمد شریف احمد صاحب، اور محترم عبد السمیع صاحب زرگر کویت سے اور محترم ڈاکٹر محمود صاحب مع اہلیہ صاحبہ محترمہ دوبئی سے تشریف لائے اسی طرح بھارت سے دو سو احباب بصورت قافلہ تشریف لا کر جلسہ میں شمولیت کی سعادت سے بہرہ ور ہوئے ان میں محترم چوہدری عبد القدیر صاحب امیر قافلہ بھی شامل تھے۔ ان کے علاوہ بھی متعدد احباب غیر ممالک سے تشریف لائے ہوئے تھے اور چونکہ وہ اپنے طور پر مختلف مکانوں میں ٹھہرے ہوئے تھے اس لئے ان کے نام ریکارڈ نہ ہو سکے۔ یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ سوئٹزرلینڈ سے تشریف لانے والی خواتین میں سے محترمہ جمیلہ شُشٹرنک صاحبہ اور محترمہ شاہدہ کولب صاحبہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے نومسلم احمدی خواتین ہیں ان میں سے محترمہ جمیلہ شُشٹرنک صاحبہ نے مستورات کے جلسہ میں انگریزی میں تقریر بھی کی جس میں اپنے قبولِ اسلام کے ایمان افروز واقعات پر روشنی ڈالی تیسری سوئس خاتون ایڈتھ برکہارڈ تاحال عیسائی ہیں اور انہوں نے ابھی اسلام قبول نہیں کیا ہے تاہم جماعتِ احمدیہ کے مرکز کی زیارت اور اسلام کے متعلق تحقیق کا شوق انہیں یہاں کھینچ لایا اور وہ احمدی مستورات کے جلسہ سالانہ میں شمولیت سے بہرہ ور ہوئیں۔

اِس ضمن میں یہ امر بھی قابلِ ذکر ہے کہ متعدد بیرونی ممالک کے بہت سے احباب نے جن کے لئے ہزارہا میل کی مسافت اختیار کر کے یہاں آنا ممکن نہ تھا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی خدمت میں اس موقع پر تاروں کے ذریعہ جلسہ کے انعقاد پر مبارکباد، سلام اور دعا کی درخواست پیش کرنے کی سعادت حاصل کی۔ حضور ایدہ اللہ کے پرائیویٹ سیکرٹری مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ نے حضور کے ارشاد کی تعمیل میں جلسہ میں شمولیت سے بہرہ ور ہونے کا شوق رکھنے والے دور افتادہ بھائیوں کے نام ایک اجلاس میں پڑھ کر سنائے ان میں امریکہ، کینیڈا، انگلستان، سوئٹزرلینڈ، مغربی جرمنی، ڈنمارک ہالینڈ، سپین، بھارت، ماریشس، کویت، کینیا، تنزانیہ، گھانا، سیرالیون، گیمبیا، لائبیریا، کویت انڈونیشیا اور ملائیشیا کے بہت سے احباب شامل تھے۔ یہ سب احباب اگرچہ جسمانی طور پر جلسہ میں موجود نہ تھے لیکن تاروں کے ذریعہ اپنے جذبات کا اظہار کر کے روحانی طور پر انہوں نے بھی اس میں شمولیت کی سعادت حاصل کی۔

صداقت کا ایک درخشندہ نشان

بیرونی ممالک سے تشریف لانے والے ان کثیر التعداد احباب کی جلسہ میں موجودگی اور تاروں کے ذریعہ اپنے جذبات کا اظہار کرنے والے دور افتادہ بھائیوں کی روحانی طور پر اس میں شمولیت حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور سلسلہ احمدیہ کی صداقت کے ایک درخشندہ نشان کی حیثیت رکھتی ہے جو امسال بھی بحمد اللہ تعالیٰ جلسہ کے موقع پر بڑی شان کے ساتھ ظہور میں آیا۔ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ کے متعلق جو عظیم الشان بشارتیں دی تھیں ان میں خود حضور علیہ السلام کے الفاظ میں یہ بشارت بھی شامل تھی:۔

"اور مکرر لکھا جاتا ہے کہ اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائیدِ حق اور اعلائے کلمۂ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔"

(اشتہار ۷ دسمبر ۱۸۹۲ء)

بیرونی ممالک کی جماعتہائے احمدیہ کے متعدد احباب کی جلسہ میں موجودگی اور بہت سے بیرونی احباب کی روحانی شمولیت اس امر کا ایک درخشندہ ثبوت تھی کہ خدائی وعدہ کے عین مطابق اطراف و جوانبِ عالم میں وہ قومیں تیار ہو رہی ہیں اور ان کے بعض افراد بحمد اللہ اس مقدس و بابرکت الٰہی جلسہ میں آشامل ہوئے۔ خدا تعالیٰ وہ وقت بھی لائے گا کہ قوموں کی قومیں ہزارہا میل کی مسافت طے کر کے سال بہ سال اس میں آملا کریں گی۔ اس اہم بالشان خدائی وعدہ کے اس ابتدائی ظہور پر جلسہ میں شمولیت کی سعادت سے بہرہ ور ہونے والے ہزاروں ہزار احباب نہ صرف خوش تھے۔ بلکہ فرطِ مسرت سے جھوم رہے تھے وہ کیوں نہ جھوم اٹھتے جبکہ آج سے ۷۷ سال قبل ملنے والے خدائی وعدہ کے ابتدائی ظہور کو اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کر رہے تھے۔ خدائی وعدہ کا یہ ابتدائی ظہور ان کے لئے بے انتہا ازدیادِ ایمان کا موجب ثابت ہوا اور وہ سچے وعدوں والے صادق الوعد خدا کے حضور سجداتِ شکر بجا لائے۔ (باقی)

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت

چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵